خطبہ
جمعۃ المبارک

حج
سفرِ محبت اور بندگی

زیرِ سرپرستی

مجاہد تحریک ختم نبوت
جانشین حضور ضیاء الامت
پروردۂ آغوش ولایت

حضرت پیر محمد امین الحسنات شاہ صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ بھیرہ شریف

تحقیق و تالیف

محترم جناب
حضرت علامہ مولانا حافظ ڈاکٹر
محمد نعیم الدین الازہری صاحب
خطیب دربار عالیہ حضرت امیر السالکینؒ بھیرہ شریف
مدرس و ترجمان دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف

دار العلوم محمدیہ غوثیہ بھیرہ شریف
الکرم انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ

BAZM-E-HASNAAT

Dr. Muhammad Naeem uddin Al-Azhari

Al-Karam International Institute

أعوذ بالله من الشيطان الرجيم

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوٰة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

مرکزی موضوعات

- فرضیت حج قرآن و حدیث کی روشنی میں
- کس پر حج فرض ہے؟
- حج مقبول کی علامات
- عازمین حج سے چند گزارشات
- شعائر اللہ کی تعظیم

الحمدُ للّه ثم الحمدُ لله، الحمدُ لله حمداً يُوافِي نِعَمَه ويُكافئ مزيدَه، يا ربَّنا لك الحمدُ كما ينبَغِي لِجلالِ وجهِك ولِعظيمِ سُلطانِك. سبحانَك اللهمَّ لا أُحصِي ثناءً عليك أنتَ كما أثنيتَ على نفسِك. وأشهدُ أن لا إله إلا الله وحده لا شريكَ له، وأشهد أن محمداً عبدُه ورسولُه وصفِيُّه وخليلُه.

خيرُ نبيٍّ أرسله.

أرسله الله إلى العالم كلِّهِ بشيراً ونذيراً.

اللهم صل وسلم وبارك على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد صلاةً وسلاماً دائمَينِ متلازمَينِ إلى يوم الدين. وأوصيكم أيها المسلمون ونفسِي المذنبة بتقوى الله تعالى.

موسمِ حج کی آمد آمد ہے۔ پوری دنیا سے کروڑوں لوگ حرمین شریفین کی زیارت کے لیے دیوانہ وار عاشقانہ سفر کے لیے تیاری کر رہے ہیں۔ یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے کہ یہ اب اللہ کے در کے مہمان بننے جا رہے ہیں۔ حج عشق الہی کا مظہر ہے۔ اور بیت اللہ شریف مرکز تجلیات الہی ہے، اس لیے بیت اللہ شریف کی زیارت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں حاضری ہر مومن کی جان تمنا ہے اگر کسی کے دل میں یہ آرزو چٹکیاں نہیں لیتی تو سمجھنا چاہیے کہ اس کے ایمان کی جڑیں کمزور ہیں۔

مسلم کمیونٹی بیت اللہ کی محبت اور زیارت کی تڑپ سے اپنے دلوں کو منور رکھتی ہے ایسے ہی ایک عاشق ولی اللہ کا واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ حضرت شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ مجھے مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک اپاہج شخص ملا جو گھسٹ گھسٹ کر چل رہا تھا۔ میں نے پوچھا، کہاں سے آئے ہو؟

کہنے لگا! سمرقند سے۔

میں نے کہا کتنے عرصہ سے سفر کر رہے ہو؟ کہا: مجھے وہاں سے چلے دس برس ہو گئے ہیں اور میرا شوق و محبت مجھے اٹھائے لیے جا رہا ہے۔

حج ارکان اسلام میں چوتھے نمبر پر ہے۔ حج ایک عظیم الشان رکن ہے۔ جس طرح دین اسلام کی تکمیل کا اعلان حجۃ الوداع کے موقع پر ہوا اسی طرح حج ہی سے ارکان اسلام کی تکمیل ہوتی ہے۔

فرضیتِ حج قرآن وحدیث کی روشنی میں:

حج کس پر فرض ہے: ہر مسلمان صاحب استطاعت پر حج فرض ہے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے

وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًاؕ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ ''اللہ کی رضا کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر جو شخص (اللہ تعالی کا حکم) نا مانے تو (اللہ تعالی کا اس میں کیا نقصان ہے) اللہ تو تمام جہان والوں سے بے نیاز ہے'' (آل عمران)

حج کی بڑی فضیلت آئی ہے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عالی ہے "جو حج گناہوں اور خرابیوں سے پاک ہو اس کے لیے بہشت کے اور کچھ نہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "جس نے محض اللہ کی رضا کے لیے حج کیا پھر اس میں نہ کوئی فحش بات کی اور نہ نافرمانی کی وہ ایسا پاک صاف ہو کر آتا ہے جیسے ولادت کے دن تھا۔"

ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے کہ "رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ارشاد فرمایااللہ تعالی اور اس کے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا عرض کیا گیا کہ اس کے بعد۔فرمایااللہ کی راہ میں جہاد کرنا،عرض کیااس کے بعد فرمایاحج مبرور۔"

کس پر حج فرض ہے؟

وہ شخص جو عاقل بالغ ہو،تمام جسمانی اعضاء سلامت ہوں،امن وامان ہو،اپنی ضرورت سے زائد خرچ ہو کہ اسے کسی قسم کی تنگی نہ ہو،قیام و کھانا کا بندوبست ہو۔اپنے پیچھے اہل وعیال کے لیے اتنا سامان چھوڑ جائے کہ واپس آنے تک انہیں کسی بھی قسم کی مشکلات کا سامنا نا کرنا پڑے۔اور ایسا شخص جو صاحب استطاعت ہو اور پھر بھی حج نہ کرے اور نہ ہی وصیت کر کے جائے اس بدنصیب شخص کے لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

"جس شخص کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری میسر ہو۔جو بیت اللہ تک اس کو پہنچائے،اور پھر وہ حج نہ کرے تو اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر"

یہ اس لیے کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے کہ:

اللہ تعالی کے لیے حج بیت اللہ فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہیں۔

(جامع الترمذی)

ہر انسان نے اپنے اعمال جو اخلاص اور تقوی کے جذبے کے تحت سرانجام دیے ہوں اسکا بہتر اجر عظیم پاتا ہے۔چونکہ حج ایک عاشقانہ عبادت ہے اور ہر مسلمان کا دل بیت اللہ کی زیارت کے لیے تڑپتا ہے۔بڑے ہی خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو حج کو پالیں اور اسکے مناسک اچھے طریقے سے ادا کریں۔عاجزی وانکساری کی مثال قائم کریں۔ان ایام میں حرام و حلال کا خاص خیال رکھیں۔بالآخر ان کا حج اللہ کے ہاں قبول ہو جائے گا۔

حج مقبول کی علامات:

حج مقبول کی تین علامات ہیں:

حدیث شریف میں ہے کہ جمرات پر شیطان کو جو کنکریاں ماری جاتی ہیں جن کا حج قبول ہوتا ہے ان کی یہ کنکریاں اٹھالی جاتیں ہیں۔

اعمال صالحہ میں بہتری آنا شروع ہو جاتی ہے۔انسان جتنا جتنا نیکیوں اور نیک اعمال کے قریب ہوتا چلا جاتا ہے اتنا اتنا وہ بداعمال اور برائیوں سے دور ہوتا چلا جاتا ہے۔

حج سے واپس آنے کے بعد بھی اس کا دل حرمین شریفین کی زیارت کے لیے مچلتا ہے۔ وہ مبارک ایام جو بیت اللہ کے صحن میں گزرے وہ شب و روز جو مسجد نبوی کے سایہ میں گزرے جب یہ مبارک سعادت کی گھڑیاں بار بار نگاہوں میں آتی ہیں تو دل کو بے چین و بے قرار کر دیتی ہیں۔ لب پر خود بار بار حاضری کی دعائیں جاری ہو جاتی ہیں۔

شعائراللہ کی تعظیم:

شعائراللہ کی عظمت اور تعظیم و تکریم کو ملحوظ رکھنے والا اللہ کے نزدیک ایسا مقام رکھتا ہے کہ پروردگار اسے متقی کے نام سے یاد کرتا ہے اور حج کے مناسک کے ساتھ جو شعائر منسوب ہیں ان میں صفا و مروہ کی پہاڑیاں اور قربانی کے جانور شامل ہیں اور ان میں سے مذکور پہاڑیاں اگر اپنی نوعیت کے اعتبار سے عام پتھروں کی حیثیت رکھتی ہیں لیکن اللہ نے انہیں شعائراللہ صرف اس لیے قرار دیا کہ ان کی نسبت پروردگار کے منظور نظر محبوب بندوں کی طرف ہے کہ جن کے ساتھ عشق الٰہی کی داستان منسوب ہے اور ان محبوبان پروردگار میں سے حضرت ابراہیم علیہ السلام جو کہ جدالانبیاء کہلائے ہیں۔ داستان عشق خداوندی اور پروردگار کی طرف سے امتحان و آزمائش میں اس طرح پورے اترے کہ پروردگار پکار اٹھے کہ

يٰنَارُ كُوْنِىْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ.

الانبیاء 21: 69

”اے آگ! تو ابراہیم پر ٹھنڈی اور سراپا سلامتی ہو جا“۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی آزمائش کی اگلی منزل پروردگار کا وہ حکم تھا جو ان کی ذات سے نکل کر ان کی زوجہ اور شیر خوار بیٹے پر بھی منطبق ہوا جس میں پروردگار نے اپنے محبوب بندے کو حکم دیا کہ اپنے شیر خوار بیٹے اور اپنی زوجہ کو بے آب و گیاہ ویرانے میں چھوڑ آؤ اور اس عاشق الٰہی نے اس امتحان کو بھی کامیابی سے پاس کر لیا۔

اولاد ابراہیم اس وادی "غیر ذی زرع" میں پھلی پھولی اور پھر ایک مقام آیا کہ پروردگار نے اس وادی کو اپنے گھر کے لیے منتخب کر لیا اور خانہ کعبہ کی از سر نو تعمیر جاری ہو گئی ابراہیم علیہ السلام جب اس عمارت کی دیواریں اٹھا رہے ہے

تھے تو ان کی نکلنے والی دعاؤں کو اس طرح قبول فرمایا کہ ان کی نسل میں سے نبی آخرالزماں ﷺ کو مبعوث فرمایا اور یوں کعبۃ اللہ مسلمانوں کا قبلہ قرار پایا۔

جدالانبیاء ابراہیم علیہ السلام کا اگلا امتحان اس وقت شروع ہوا کہ پروردگار کی طرف سے حکم ہوا کہ میری رضا کی خاطر اپنے پیارے بیٹے کو میرے لیے قربان کر دو اور اس قربانی کے حکم پر بھی باپ کے ساتھ ساتھ بیٹے نے بھی سر تسلیم خم کر دیا اور یوں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ لازوال قربانی رب کے ہاں اس طرح مقبول و منظور ہوئی کہ پروردگار فرماتا ہے کہ

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ. وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ.

الصافات 37: 107-108

"اور ہم نے ایک بہت بڑی قربانی کے ساتھ اِس کا فدیہ کر دیا۔ اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر برقرار رکھا۔"

پروردگار عالم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقرر کردہ حج کے طریقوں کو امت مسلمہ کے لیے بھی فرض قرار دیا اور دورِ جاہلیت کے مناسک اور حج کے طریقوں میں جو تحریف اور تبدیلی کی جانے لگی تھی ان تمام باطل رسوم کو یکسر پابندی عائد کرتے ہوئے دین ابراہیمی کی سنت کو نافذ کر دیا اور فتح مکہ کے ایک سال بعد 9 ہجری میں حج کو فرضیت کے ساتھ رائج کر دیا۔

جہاں تک حج کے مناسک و ارکان اور فرائض کی بجاآوری کا تعلق ہے تو اس میں جدالانبیاء حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو بنیادی اور مرکزی اہمیت حاصل ہے اور یہ دور بھی ابراہیم علیہ السلام کے نبوت کے دور سے شمار کیا جاتا ہے اور اس کے علاوہ یہ بھی کہ آپ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد جدالانبیاء کہلائے جس کی خصوصیت قابل ذکر ہے۔ آپ کی اولاد میں سے بنی اسرائیل بہت سے جلیل القدر انبیاء مبعوث ہوئے اور پھر خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کی بعثت ہوئی جو کہ نبی بنی اسماعیل میں سے منتخب شدہ تھے اور یوں حج سے متعلق شعائر و مناسک تاریخی سفر طے کرتے ہوئے امت محمدی تک پہنچے۔

جہاں تک حج کے تمام مناسک کا تعلق ہے تو ان کا شمار شعائر اللہ میں ہوتا ہے جو کہ اس زمین پر اللہ کی مقرر کردہ نشانیاں ہیں اور ہم انسان جہاں پر اپنے بزرگوں کی نشانیوں سے محبت کرتے ہیں ان سے عقیدت رکھتے ہیں تو پروردگار کی نشانیاں تو بہت عظیم مرتبہ و مقام رکھتی ہیں۔ اور اسی بناء پر ہی پروردگار نے ان نشانیوں کی تعظیم کو دلوں

کے تقویٰ کا مقام بخشا۔ اپنے پروردگار کی نشانیوں کی تعظیم کرنے والے مومن دل تقویٰ سے سرفراز ہوتے ہیں اور یہ عبادت کی عظیم معراج ہے کہ بندہ اپنے پروردگار کے احکامات کی بجاآوری کے ساتھ ساتھ اس کی مقرر کردہ نشانیوں کی بھی تکریم و تعظیم بجالائے اور اس کے جواب میں پروردگار بھی اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے کہ میرے بندے صرف میرے احکامات ہی نہیں بجالاتے بلکہ میری مقرر کردہ نشانیوں کی بھی تعظیم کرتے ہیں۔

اگر ہم حج سے متعلق شعائر اللہ کا جائزہ لیں تو ہم پر بخوبی یہ واضح ہوتا ہے کہ ہم اللہ کی بارگاہ میں پہنچ کر اس کا قرب حاصل کرنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں۔ لہذا انسان اپنے دنیاوی حلیے کو بدل کر دو بڑی چادروں کا لباس پہن لیتا ہے اور یہی سادہ لباس اس کے لیے سب سے پہلی نشانی بن جاتا ہے جس کا احترام اس پر لازم ہو جاتا ہے۔ اس کا دل مکمل طور پر بارگاہ ایزدی میں جھک جاتا ہے اور پھر پروردگار کے اس حکم پر عمل پیرا ہونا اس کے لیے لازم ہو جاتا ہے کہ اب دنیاوی زیب و زینت اس کے لیے منع ہو چکی ہیں یہاں تک کہ اسے اپنے بال اور ناخن ترشوانے کی اجازت بھی نہیں ملتی اور وہ " لبیک اللھم لبیک " کی صدائیں بلند کرتا گردو پیش سے بے خبر ہر حال میں پروردگار کی یاد میں محو ہو کر دنیاومافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔

عرفات کے میدان میں جانا میدان حشر کی یاد دلاتا ہے اور پھر وہاں سے مزدلفہ میں رات بھر جاگنا یہاں تک کہ سونا بھی عبادت سے کم نہیں ہوتا۔ مزدلفہ کا قیام بندے کو اس کی اصلیت سے آگاہی کا پیغام دیتا ہے کہ کسی کو ایک دوسرے کی خبر نہیں ہوتی کہ کون سو رہا ہے کون جاگ رہا ہے اس کے ارد گرد مرد ہیں یا خواتین وہ ان تمام محسوسات سے بے نیاز ہو کر اپنے دل کو اللہ کی یاد میں مستغرق کر دیتا ہے۔ اسے اپنے چاروں طرف بس ایک ہی جلوہ نظر آتا ہے اور اپنے پروردگار کے حکم پر دیوانہ وار اپنے نفس کے شیطان کو کنکریاں مار کر کچلنے کی کوشش کرتا ہے۔

عشق و مستی میں دیوانہ وار خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے اور پھر صفاو مروہ کے درمیان تیز تیز چکر لگاتا ہے اور اس تمام عمل میں ایک لمحے کو بھی اس کی عقل اس کی عشق و سرمستی کے عمل کے درمیان حائل نہیں ہوتی اور اس سے اس وارفتگی پر سوال نہیں کرتی۔

اپنی ذات کو بارگاہ ایزدی میں مکمل طور پر ضم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور یوں اس کا یہ عمل عبادت کا درجہ اختیار کرلیتا ہے۔ انسان کے یہ تمام اعمال دراصل اللہ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عظمت و تعظیم کی مثال بن جاتے ہیں اور اسے وہ فضیلت عطا ہوتی ہے کہ جس کا اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ

"بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا چکر لگائے۔"

حج کے دوران کیے جانے والے تمام اعمال ایسے ہیں کہ جن کا انسانی عقل اور فہم سے کوئی واسطہ نہیں اور ویسے بھی بظاہر عبادت سے بھی ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن پروردگار نے اپنے محبوب بندوں کی یاد میں انہیں اپنی نشانیاں قرار دیا جنہوں نے رب العزت کی خاطر لازوال قربانی کی مثال قائم کی تھی۔ پروردگار نے ان کی اس قربانی کو اپنی نشانیاں قرار دے کر امر کر دیا اور اس عظیم قربانی کو ذبح عظیم قرار دیا۔

وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ. وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ.

الصافات 37: 107-108

"اور ہم نے ایک بہت بڑی قربانی کے ساتھ اِس کا فدیہ کر دیا۔ اور ہم نے پیچھے آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر برقرار رکھا۔"

عازمین حج سے چند گزارشات:

- یہ ایک عاشقانہ سفر ہے کوشش کیجیے کہ اس میں عاجزی وانکساری اور خالص اللہ رب العزت کی بندگی مقصود ہو۔
- دوران سفر ساتھیوں کے ساتھ بات چیت میں نرم مزاجی اور اعلی ظرفی، کھلانے پلانے میں وسعت ظرفی کی مثال قائم کیجیے۔
- بدگوئی بری اور فحش باتوں سے اجتناب کیجیے۔
- تلبیہ، مسنون دعائوں، ذکر اللہ اور درود شریف کی کثرت کا خصوصی اہتمام کیجیے۔
- بیت اللہ میں داخل ہوتے وقت ادب ولحاظ اور تعظیم کا خصوصی خیال رکھیں۔
- نبی کریم ﷺ کے شہر مبارک کی عظمت و رفعت مقام و مرتبہ کو جانیے۔ یہ سرور دو عالم ﷺ کی سرزمین ہے۔ یہاں بھی ادب کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

- اگر چہرہ سنت رسول سے سجا نہیں تو آج ہی سے عہد کیجیے کہ اپنے چہرہ کو سنت نبوی سے سجائیں گے اور اپنے ضمیر کو اس بات پر بار بار ملامت کیجیے کہ کل کو روضہ رسول اللہ ﷺ پر حاضری کے وقت رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دیکھائوں گا کہ آپ کا امتی ہونے کے باوجود۔۔۔۔۔آپ کی محبت کا دم بھرنے کے باوجود۔۔۔۔۔چہرہ آپ کی سنت سے خالی ہے۔
- مقدس مقامات پر اپنی تصاویر وسیلفیاں بنانے سے گریز کیجیے۔ یہ مقامات مقدسہ کی حرمت کے خلاف ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو وہاں جا کر سارا سارا دن شاپنگ اور سیر وسیاحت میں گزار دیتے ہیں۔عبادت کا کچھ خیال نہیں ہوتا۔
- خدارا! وقت کی قدر کیجیے۔ گزرا وقت کبھی لوٹ کر نہیں آتا۔ وقت گزاری کے بجائے جتنا ممکن ہو سکے عبادت کو ترجیح دیں۔دعائیں کثرت سے مانگیں۔اپنے لیے اھل وعیال،رشتہ دار،اور تمام امت محمدیہ کے لیے رور و کر امن واماں، صحت وسلامتی،دین اسلام پر استقامت کی دعائیں مانگیں۔
- حج سے واپس لوٹیں تو کوشش یہ کریں کہ باقی تمام ایام زندگی احکام خداوندی پر پوری طرح عمل پیرا ہوں اور سنت رسول کی پیروی کریں۔
- تمام فرائض، سنن، واجبات اور نوافل کا خصوصی اہتمام کیجیے۔
- عمل بد سے پرہیز کیجیے۔اعمال صالحہ کی طرف دوڑ لگائیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھیں۔اگر کبھی کمی کوتاہی ہو جائے تو فوراً معافی مانگیں۔
- فلاحی کاموں میں حصہ لیجیے۔ صدقہ خیرات دل کھول کر دیجیے۔اللہ آپ کو جتنا مال دیا ہے اس میں غریبوں، یتیموں،بیوائوں اور مسکینوں کی ضروریات زندگی کا بھی خیال کیجیے۔
- اپنے وقت واہیات گپ شپ میں ضائع کرنے کے بجائے دینی کتب کا مطالعہ کیجیے۔قرآن بمع تفسیر کے پڑھیے۔ اپنی زندگی کو دین اسلام کی سربلندی کے لیے وقف کر دیجیے۔

نہ پوچھو کتنی سکوں بخش ہے فضائے حرم
نہیں یقین جسے ایک بار جائے حرم
گناہگار، لقب کیسے کیسے پاتے ہیں
سعادتوں سے دیوانے نوازے جاتے ہیں
لٹا رہا ہے کرم ہر گھڑی خدائے حرم
حرم کے بیٹے زمیں زر لٹا کے حج کو چلے
زمانہ سارے کا سارا ابھلا کے حج کو چلے
انہیں عزیزا گر ہے تو بس ادائے حرم
سماعتوں میں ہے لبیک کی صدا آئی
رگوں میں راحت و تسکیں بھری دوا آئی
کہ لا دوا کو شفا بخشتی ہے ہوائے حرم
الٰہی بخت میں لکھ دے بہار میں رہنا
حرم میں یعنی کرم کے حصار میں رہنا
زہے نصیب کہ صائم" ملے ضیائے حرم

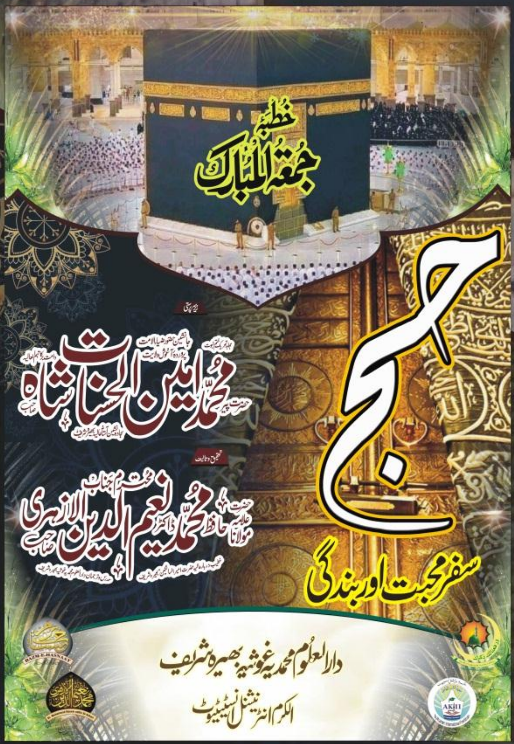

For joining us

Dr Muhammad Naeem Uddin alazhari

03325021732